السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ - بابت وی پی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ - بابت وی پی

مسائل شرعیہ مروجہ بہت کم مہیں ضروریات زمانہ زیادہ ہیں ایسی ضرورتوں کیلیئے شرعی قواعد مقرر ہیں۔ ان سے ایسے مسائل مستنبط ہوسکتے ہیں۔ آجکل انگریزی تعلیم کے اثر سے متاثر لوگوں کا سوال ہمیشہ سے علماء پر چلا آیا ہے۔ کہ یہ لوگ تو پرانے مسائل میں بال کی کھال اُتارا کرتے ہیں۔ مگر نئے مسائل پر رائے زنی نہیں کرسکتے۔ بلکہ ان کا حکم بھی نہیں بتا سکتے۔ مثلاً منی آرڈر کا حکم کیا ہے۔ وی پی کا حکم کیا ہے۔ ؟ بظاہر تو بوجہ عام عمل ہونے کے اس قابل بھی نہیں کہ انکی بابت کچھ سوال کیا جائے یا سوچا جائے لیکن ہجمیں جو ضرورت محسوس ہوئی ہے اس کے ہاظ یہ سوچنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وی پی کا طریق یہ ہے کہ خریدار فلاں چیز یا فلاں کتاب مجھ کو بزریعہ وی پی بھیج دے۔ اور وہ چیز بائع کی طرف سے چلی جانے کے بعد گم ہوجائے۔ یا مشتری تک پہنچے۔ اس کی قیمت اصل مالک تک نہ پہنچے۔ تو یہ نقصان کس کا ہوگا۔ یعنی دونوں صورتوں میں بائع اصل قیمت مشتری سے لے سکتا ہے یا نہیں ؟

تشریح

یوں ہے کہ ڈاک خانہ ایک چیز کو چیز کی صورت میں لیتا ہے۔ اس کی اجرت کا سارا بوجھ مشتری پر پڑتا ہے۔ مشتری کے لکھنے پر ڈاک خانہ میں دی جاتی ہے۔ اس لئے مبنی جواب مذاکرہ یہ ہے کہ ڈاک خانہ وکیل کسی کا ہے اور وکیل کیسا ہے۔ وکیل بالبیع ہے یا وکیل بالقبض اس پر یہ جواب مرتب ہوگا۔ کہ ڈاک خانہ کی غفلت کا خمیازہ کس پر پڑنا چاہیے۔ اہل علم ناظرین سے اُمید ہے۔ جواب باصواب مدلل سے اطلاع فرمائیں گے۔

(۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۱ئ)

عرصہ ہوا کہ یہ مذاکرہ جاری کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آجکل جو اشیاء ویلو کرنے کا طریق ہے۔ اس میں حسب قانون ڈاک خانہ کی اُجرت مشتری کے زمہ پر پڑتی ہے۔ اور مشتری کہتا بھی ہے۔ کہ بزریعہ ویلو بھیج دو۔ اب شرعی صورت میں سوال یہ ہے کہ ڈاک خانہ وکیل کس کی جانب سے ہے۔ بائع کی طرف سے یا مشتری کی جانب سے اس کا اثر اس صورت میں ظاہر ہوگا۔ جب اس ویلو کی قیمت بائع کو وصول نہ ہو۔ کیونکہ اگر ڈاک خانہ بائع کا وکیل بالقبض تو مشتری کا زمہ پاک اور اگر مشتری کا وکیل اور اس نے بائع کی قیمت نہیں پہنچائی تو بائع اس قیمت کا زمہدار نہیں۔

مذاکرہ علماء کرام نے توجہ نہیں فرمائی صرف مولوی عبدالکریم ساکن جنڈیالہ امرتسر نے ایک مختصر سا مضمون بھیجا ہے جو درج زیل ہے۔

مذاکرہ علمیہ بابت وی پی کے جواب میں بندہ اپنی ناقص عقل کی بساط کے مطابق عرض کرتا ہے۔ کہ اس بات کے تو آپ بھی قائل کہ ضروریات زمانہ بنسبت مسائل شرعیہ مروجہ گویا زیادہ ہیں۔ مگر انکے مشروع ہونے یا غیر مشروع ہونے کیلیئے قواعد شرعیہ مقرر ہیں۔ جن سے ایسے مسائل مستنبط ہوسکتے ہیں۔ مگر استنباط کرے تو کون کرے قصور ہے تو کس کا۔ قرآن کریم تو ایسی کتاب ہے جس کی بابت ارشاد خداوندی ہے۔ ناطق۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

پس کون سی حدیث کے ساتھ بعد اس کے ایمان لاویں گے'' اور حدیث نبوی بھی کہہ رہی ہے۔ ''

لایشبہ منہ العلما اي لایصلون الی الاحاطة بکتبھا حتی یقفوا وقوف من یشبع ولا تنقضی عجا ئبہ

نہیں پیٹ بھرتے اس سے عالم نہیں پہنچتی احاطہ کرنے تک کہ ٹھرتے ہیں ٹھرنا اس شخص کا سا جو پیٹ بھر لے خدا سے نہیں ختم ہوتے عجائبات اس کے۔

نیز ابن عباس سے مروی ہے۔

قال جمع اللہ فی ہذا الکتاب علوم الاولین والاخرین وعلم ماکان وعلم مایکون والعم باخالق جل جلالہ وامرہ وخلقة

اکٹھا کیا اللہ نے اس کتاب میں علوم پہلے اور پچھلے لوگوں کے اور علم اس کا جو تھا اور علم اس کا جو ہوگا۔ اور علم خلائق کا بلند جلالیت اس کی اور اس کا اور صف خلقیہ اس کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی قرآن کریم ہی

ایک ایسی جامع کتاب ہیھ کہ ہر زمانہکے ضروریات کے ساتھ استنباط مسائل کرے ۔ تو کون یہی علماء جن کو ورثۃالانبیاء کہا گیا خواہ کسی کے زمانے کے ہوں ۔

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراسان نہ شود

مگر آجکل کے علماء جو محنت شاقہ کے متحمل ہوسکتے ہیں ۔ وہ تو خاموشی کو اختیار کر رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کے انگریزی تعلم سے متاثر لوگ علماء پر معترض ہوتے ہیں ۔ ہائے افسوس ہماری غفلت اور سستی مولنا جب آپ نے اب وی پی کے مسئلہ کی نسبت ہر طرحسے کھول کر تشریح کردی ہے ۔ تو اب تیجہ نکالنا بھی کوئی امر ہے ۔ کون زی عقل ہے جو نہیں سمجھ سکتا کہ جب بائع نے اپنی کوئی چیز کتاب وی پی ہو یا منی آرڈر ہو ڈاک خانہ میں دے کران سے رسید بھی فیس دے کر وصول کرلی ہے ۔ جس سے وہ چیز وی پی ڈاک خانہ کے زمہ آجاتی ہے ۔ اگر اس حالت میں وہ پی یا منی آرڈر کا نقصان ہوگا ۔ تو ڈاک خانہ ہی زمہ دار ہے ۔ اسی طرح اگر مشتری نے وی پی یا منی آرڈر ڈاک خانہ سے وصول کر کے رسید لکھ دی پھر اگر یہ روپیہ جو مشتری سے ڈاک خانہ کے قبضے میں آگیا ۔ جو وکیل بالبیع یا بالقبض تھا ۔ ضائع نہ ہوگا تو وہی ڈاک خانہ ہی ضامن ہے ۔ اور نہیں نہ بائع ہوگا ۔ نہ مشتری ۔ ھذا ما ظھرلی واللہ اعلم بالصواب

(اہل حدیث امرتسری تاریخ بوجہ شکستگی نا معلوم سنہ ۱۹۲۱ئ)

عرصہ ہوا یہ مذاکرہ علمیہ جاری ہوا اہل علم سے جیسی توقع تھی اس پر انھوں نے توجہ نہیں دی ۔ مندرجہ زیل مضمون قابل غور ہے ۔

ایڈیٹر

وی پی ہو یا منی آرڈر دونوں صورتوں میں ڈاک خانہ اجیر کی صورت میں وکیل بالقبض ہوتا ہے وی پی کی صورت میں صرف بائع کا اور منی آرڈر کی صورت میں مرسل زر کا ڈاک خانہ کی رسید اس کا ثبوت ہے ۔ جس کے پاس وہ ہوگی ۔ ڈاک خانہ بس اسی کا بصورت اجیر وکیل بالقبض ہوگا وی پی ہو یا اس کی قیمت راستہ میں گم ہونے کی صورت میں مشتری اس کے نقصان کا زمہ دار نہ ہوگا ۔ اسرائیلی مقروض کا ارسال کردہ زر گویا وی پی

۔ فاخذ خشبۃ فنقرفادخل فیھا الف دینار و صحیفۃ لی صاحبہ

اگر یہ حسن عقیدت اور خدائیتا یند سے پہچ گیا تھا لیکن خدا نخواستہ اگر راستہ میں تلف ہوجاتا تو سمقروض ادائیگی قرض سے ہر گز سبکدوش نہ ہوسکتا مرسلہ کے تلفہونے کے خیالسے مقروض کا خود اس کی خدمت میں سر لے کر حاضر ہوگا ۔ اور قرض دہندہ کا مطالبہ کرتا اور کنندہ کا دینے سے انکار نہ کرنا بلکہ دینے کیلیئے آمادہ ہونا اس بات کی دلیل ہے ۔ کہ مشتری وصولی سے پشتر وی پی اور وصولی کے بعد اس کی قیمت کا زمہ دار نہیں

ثم قدم الذي كان اسلفہ فاتی بالف دینار (بخاری

یافلان مالی قدطالت النفقۃ فقال اما مالک فقد دفعت انی وکیلی واما انت فھذا مالک ۔ (فتح) ملکہ سبا نے سلمان علیہ السلام کو ہدیہ بھیجا وصولی سے پشتر راستہ میں آکر تلف ہوجاتا تو سلمان علیہ السلام ہر گز زمہ دار نہ ہوتے جس طرح ہدیہ نہ قبول کرنے پر اعلان جنگ کیا گیا ۔ ہدیہ تلف ہونے پر بھی ایسا ہی ہوتا اور بلقیس کی مراد ہر گز پوری نہ ہوتی اگر یہ بات درست ہے کہ مرسل الیہ یعنی خریدار کی وصولی شرط نہیں اور یہ کہ موکل وی پی کر دینے سے سبکدوش ہوجاتا ہے ۔ تو سلمان علیہ السلام کا ہدیہ نہ قبول کرنا بے معنی ہوگا ۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مشتری کے لکھنے پر بائع وی پی کرنے کی جرات کرتا ہے ۔ ٹھیک ہے مگر وی پی کا نقصان اس پر نہیں پڑسکتا ۔ کیونکہ آجکل کے ڈاک خانہ کے جدید قانون کی وجہ سے تاجران کتب وایڈیٹران انبارات کا اعلان ہے ۔ کہ پیشگی منی آرڈر کردیا جائے ۔ تو کیا منی آرڈر تلف ہونے پر وہ زمہ دار ہوں گے ۔ ہر گز نہیں اسی طرح مشتری بھی نقصان کا زمہ دار نہ ہوگا ۔ رہا یہ سوال کہ جب مشتری کسی صورت میں زمہ دار نہیں تو پھر کون بائع یا وکیل تو جواباً عرض ہے ۔ کہ ڈاک خانہ کی بے احتیاطی اور غفلت وغیرہ کی وجہ سے اگر نقصان ہو تو نقصان ڈاک خانہ پر پڑے گا ۔ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی یودی (دارمی))

(لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الزعیم غارم (ترمذی ۔ دار قطنی

اگر ڈاک خانہ کی غفلت نہیں تو وی پی یا اس کی قیمت تلف ہونے کا نقصان بائع پر پڑے گا ۔ اور ڈاک خانہ بری رہے گا ۔

لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المستعیر غیر المغل ضمان ولا علی المستودع غیر المغل ضمان اخرجہ الدارالقطنی والبیھقی وضعفاہ وصوبا وقفہ علی شریح

نیز نقصان غیر اختیاری صورت میں محکمہ ریلوے و ڈاک زمہ دار نہ ہوگا ۔ کیونکہ یوشع بن نون پچھلی گم ہونے کا نقصان نہیں پڑا ۔

(قال حماد اذا تکفل بنفس ذات فلاشئ علیہ (بخاری

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ڈاک خانہ جیسا کہ اوپر زکر کیا گیا ہے ۔ وکیل بالقبض ہے وکیل بالبیع نہیں ہوسکتا کیونکہ وکیل بالبیع کو مبیع کے تصرف میں اختیار ہوتا ہے ۔ اور وہ مبیع کے منافع میں حقدار نہ ہونے کے باعث نقصان کا زمہ دار بھی نہیں ہوتا ۔ رسول اللہ نے عروہ بن سعد کو اُضحیہ کی خریداری میں وکیل بنا کر بھیجا اس کے تصرف سے جو نفع ہوا تو عروہ اس کا مالک نہ ہوسکا تو نقصان کی صورت میں اس کا خمیازہ اس پر کیونکر پڑسکتا ہے ۔ اور حکیم ابن حزام کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا (بخاری ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ابن ماجہ دار قطنی) پس وکیل بالبیع اور وکیل بالقبض میں بہت فرق ہے ۔ ڈاک خانہ کو وکیل بالقبض سمجھنا چاہیے ۔

الحاصل وی پی یا اس کی قیمت گم ہونے سے نقصان مشتری پر نہیں پڑے گا ۔ ڈاک خانہ کی ڈاک خانہ کی غفلت سے ہو تو ڈاک خانہ پر ورنہ بائع پر ۔ اور منی آرڈر کی صورت میں ڈاک خانہ پر یا مرسل زر پر کہ جس کے پاس رسید ہوتی ہے ۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ حدیث لاضمان علی موتمن دار قطنی

اِصل بحث اور مذاکرہ سے غیر متعلق ہونے کی وجہ سے اس مقام پر قابل زکر نہیں ۔

(ابو عمران عنایت اللہ۔ وزیر آبادی از سہسوانی مدرسہ اہل حدیث ۱۲ زیقعد سنہ ۱۹۳۹ئ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص383

محدث فتویٰ